اذان واقامت وغیرہ میں کلمہ شہادت کے وقت انگلی اٹھانا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: HAB-0433 تاریخ: 10-10-2024

کیا فرماتے علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ کلمہ شہادت کے وقت مختلف مواقع پر جو شہادت کی انگلی اٹھائی جاتی ہے، جیسے التحیات میں، اسی طرح عوام میں یہ رائج ہے کہ وہ وضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے اور اذان و اقامت میں کلمہ شہادت کے وقت شہادت کی انگلی اٹھاتے ہیں، اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ یہ جائز ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جب التحیات میں کلمہ شہادت پڑھا جائے، اس وقت شہادت کی اُنگلی کے ذریعے اشارہ کرنا تو متعدد احادیث مبارکہ سے ثابت ہے، اس لیے فقہائے کرام علیھم الرحمۃ نے اس کو سنت قرار دیا اور نماز کے علاوہ بھی کلمہ شہادت پر شہادت کی انگلی اٹھانا درست ہے، کیونکہ **اولاً** تو اس کی ممانعت کی کوئی دلیل نہیں اور یہی اس کے جائز ہونے کے لیے کافی ہے۔ **ثانیاً** یہ کہ التحیات میں کلمہ شہادت پر انگلی اٹھانے کا مقصد یہ ہے کہ زبان کے ساتھ ساتھ اعضاء کے ذریعے اللہ پاک کی توحید کی تصدیق اور باطل معبودوں کا انکار ہو اور نماز کے علاوہ دیگر مواقع پر اسی مقصد کے لیے شہادت کی انگلی اٹھائی جاتی ہے، لہذا یہ بھی جائز ہے۔ **ثالثاً** نماز کے علاوہ کئی مواقع پر شہادت کی انگلی اٹھانے کی فقہائے کرام نے صراحت بھی کی ہے، جن میں ایک یہی موقع یعنی وضو کرنے کے بعد کلمہ شہادت پڑھنے کا ہے۔

تشہد میں انگلی سے اشارہ کرنا متعدد احادیث مبارکہ سے ثابت ہے، چنانچہ صحیح مسلم شریف میں ہے: "عن عامر بن عبد الله بن الزبير، عن أبيه، قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا قعد يدعو وضع يده اليمنى على فخذه اليمنى، ويده اليسرى على فخذه اليسرى، وأشار باصبعه السبابة" ترجمہ: حضرت عامر اپنے والد حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قعدہ میں تشہد پڑھنے کے لیے بیٹھتے، تو اپنا دایاں ہاتھ اپنی دائیں ران پر اور اپنا بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھتے اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے۔

(الصحیح لمسلم، ج 1، ص 408، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی)

اسی لیے فقہائے کرام علیہم الرحمۃ **نے اس کو سنت قرار دیا ہے،** چنانچہ علامہ ابن امیر الحاج علیہ الرحمۃ "حلبۃ المجلی شرح منیۃ المصلی" میں لکھتے ہیں: "ذكر محمد حديثا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه كان يشير باصبعه فيفعل ما فعل النبي صلى الله عليه وسلم ولا جرم لما اتفقت الروايات عن أصحابنا جميعا في كونها سنة وكذا عن الكوفيين والمدنيين وكثرت الأخبار والآثار كان العمل بها أولى" ترجمہ: امام محمد علیہ الرحمۃ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث ذکر کی ہے کہ آپ علیہ السلام تشہد میں اپنی مبارک انگلی سے اشارہ فرماتے تھے، تو وہی کیا جائے گا جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اور بلاشبہ جب ہمارے تمام اصحاب احناف سے منقول ہونے والی روایات اس کے سنت ہونے پر متفق ہیں اور اسی طرح جب اہل کوفہ و اہل مدینہ سے یہی مروی ہے اور اخبار و آثار بھی اسی پر کثرت سے وارد ہیں، تو اسی پر عمل کرنا اولیٰ ہے۔

(حلبۃ المجلی شرح منیۃ المصلی، ج02، ص204، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت علیہ الرحمۃ فتاویٰ رضویہ شریف میں لکھتے ہیں: "فقیر اور فقیر کے آبائے کرام و مشائخ عظام و اساتذہ اعلام قدست اسرارھم کا ہمیشہ معمول باتباعِ احادیث متواترہ و ارشاداتِ کتب متکاثرہ رفعِ سبابہ رہا اور اسے سنّت جانتا ہے۔"

(فتاوی رضویہ، ج06، ص189، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

التحیات میں شہادت کی انگلی اٹھانے کا مقصد بیان کرتے ہوئے علامہ ابن امیر الحاج علیہ الرحمۃ "حلبۃ المجلی" میں لکھتے ہیں: "ان التوحید مرکب من نحو نفی و اثبات فیکون رفعھا اشارۃ الی احد شقی التوحید و ھو نفی الالوھیۃ عن غیر اللہ تعالیٰ و وضعھا اشارۃ الی الشق الآخر و ھو اثبات الالوھیۃ للہ وحدہ فتقع بھا الاشارۃ الی مجموع التوحید "ترجمہ: توحید نفی و اثبات دو چیزوں سے مرکب ہے، تو انگلی کا اٹھانا توحید کی دو شقوں میں سے ایک کی طرف اشارہ ہو گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسروں سے الوہیت کی نفی ہے اور اس انگلی کو گرانا دوسری شق کی طرف اشارہ ہو گا اور وہ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے الوہیت کا ثبوت ہے، تو اس کے ذریعے توحید کے مجموعہ کی طرف اشارہ واقع ہو گا۔

(حلبۃ المجلی شرح منیۃ المصلی، ج02، ص205، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

وضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھتے وقت انگلی اٹھانے کے متعلق "مراقی الفلاح مع حاشیۃ الطحطاوی" میں وضو کے مستحبات کے بیان میں ہے: "(والاتیان بالشھادتین بعدہ قائماً مستقبلاً) ذکر الغزنوی انہ یشیر بسبابتہ حین ینظر الی السماء "ترجمہ: اور وضو کے بعد قبلہ کی طرف کھڑے ہو کر شہادتین پڑھنا (مستحب ہے)۔ غزنوی نے ذکر کیا کہ جب آسمان کی طرف دیکھے، تو اپنی شہادت والی انگلی سے اشارہ کرے۔

(حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح شرح نور الایضاح، ص77، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

حافظِ ملت حضرت علامہ مفتی عبد العزیز محدث مراد آبادی علیہ الرحمۃ سے سوال ہوا: "اشھد ان لا الہ الا اللہ پر کلمہ کی انگلی اٹھانا جو عوام میں رائج ہے، اس کی کیا سند ہے؟ تو آپ علیہ الرحمۃ نے جواباً ارشاد فرمایا: "اس کی کوئی سند میری نظر میں نہیں اور اس سے ممانعت بھی نہیں، اس لیے اس میں کوئی حرج نہیں۔"

اس پر فقیہ العصر حضرت علامہ مفتی نظام الدین رضوی مصباحی دام ظلہ حاشیہ میں لکھتے ہیں: "عوام کا عمل یہ ہے کہ اذان میں، اقامت میں، خطبے میں، خطیب کی تقریر میں نیز دوسرے مواقع پر

بھی جب کلمہ شہادت سنتے ہیں تو ”أن لا إله“ پر کلمے کی انگلی اٹھاتے ہیں، اس طرح کے مواقع پر انگلی اٹھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معلوم نہیں، فتوی میں عوام کے اسی عمومی عمل کے بارے میں حضرت نے لکھا ہے کہ ” اس کی کوئی سند میری نظر میں نہیں “یعنی عام حالات میں کلمہ شہادت پر سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام سے انگلی اٹھانا میرے علم میں نہیں۔ ہاں! نماز میں التحیات پڑھتے وقت ”أن لا إله“ پر سرور کائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انگلی اٹھائی۔ یہ احادیث کی کتابوں میں موجود ہے۔ انگلی اٹھانے کا مقصد ”لا إله“ کی تائید و تصدیق ہے یعنی معبود باطل کی نفی۔ اس مقصد کے پیش نظر اگر تشہد کے علاوہ دوسرے مقامات پر بھی انگلی اٹھائی جائے، تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ یہاں بھی وہی معبود باطل کی نفی ہے، اس طرح دیکھا جائے، تو عوام الناس کے موجودہ عمل کی اصل حدیث نبوی میں ملتی ہے، اس لیے یہ ناجائز نہیں ہے کہ ناجائز قرار دینے کے لیے دلیل منع چاہیے اور وہ یہاں مفقود ہے۔“

(فتاوی جامعہ اشرفیہ، جلد 05، صفحہ 364، مجلس فقہی، مبارک پور اشرفیہ)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

06 ربیع الثانی 1446ھ/10 اکتوبر 2024ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جا سکتی ہے